رجسٹرڈ نمبر اے ۳ ۵ ۶



توجہ شائقین

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تمیز مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل شکایت امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس کی ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گو یہ بھی اودھ پنچ صرف اپنی ظرافت پر تاریخ اور مستقل [illegible] سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نمونہ منگائیے۔ دو نمبر کی ہی پرچیاں پڑھ جائیے اسلیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ انعامات کی جہت۔ ہمارے دو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالب علمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار ہو جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا و مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چوتھے ماہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ناچیز خدا سلامت۔ ہندوستان بھر میں ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان صفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ [illegible] نہیں تو قدر کو کشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ملازمت یا تیمی کا واسطہ دو ناظرات حمیت ہے۔

(۶) ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستے میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ معلوم ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد پانچ چار جواب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تقاضے بے نیاز منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے۔ پرچہ کی ضخامت [illegible] یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمالیں نہ خرچ کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمدہ تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب منی آرڈر یا [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی پرچہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر ہم مجبور نہیں ہیں

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۶

مضامین

مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۱ء

بے ہے قدری اوپر ہالا رستوں کو گئی ہواں بجرون
گراں بیں سنگ منزل کی انگلیاں سہاں نمو

مولانا صاحب - فوجدار صاحب کی بیماری نے آپ کو چند روز کے لیے خانہ نشین کر دیا - مقام اطمینان ہے کہ جلد ہی شفا پائی - ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھ رہے - گویا مفلس کے چراغ کی طرح ٹمٹما رہا اگرچہ بجھا نہیں بارے صد شکر کہ خدا نے پھر آپ کی صورت دکھائی سوکھے دھانوں پانی پڑا - سیہ بجا تی - رنگ دھرتا بن گیا - آپ جانتے تیل باش اور تصدق کرنے کے ہم غریبوں کے پاس کہاں جو صدقہ اتارا ہی - بندے آزاد کرنے کا دستور اب نہیں رہا - حکومت نے ایسے قانون مدت سے کی جو سے تحویل رہی ہے جو بندہ سوطن اور قید یوں کا شمار بڑھائیں - ارک تیر کھو کے دھرے پکڑے جائیں - پھر اس پکڑ دھکڑ میں اس کا بھی خیال نہیں کہ کر سے رکھی والا پکڑا جائے مونچھوں والا - قانون بے تمیزی سے سارا عمل کرتے ہیں ایسا کب ہے جیسی مستثنا کو دخل نہیں - عادی خود ہی پانی کا ہے جو بے وقوف پھنستا ہے اپنی جان کو مصیبت میں - ہے - مگر یہ قانون جا نشینوں کو زلانے کو بجلی پیدا کرے کہ امید کوئی اپنی اولاد کو عقد کی زنجیر میں کسے گا - جینے کا صاحبزادے عالیاں بجائیں گے ابا جان جیل خانے جائیں گے - ات تمہارے کیا ہیں بھلا سا تھا؟ اب تم خود جڑے گھر جاؤ کہو جو جنگلی میں رہو تیہ کی مصیبت سہو - ہزار روپیہ کی تھیلی ہر جانے میں دو آخر شادی میں گالیاں دینے والی ڈومنیوں کو انعام دیا تھا یا نہیں؟ گالیاں کھانا کے ہب دار کیا ڈ اور ماں کا بقیں قرار

غلطاں ان کے مولوی خرد اد مجسٹریٹوں سے جیل خانہ بھرے - شادی رہی اور کرام بچے دولھن دولھا کے گھر میں کوئی فرق نہ ہے - دونوں کے رونے سے آنسو بہے - جو کہیں سلطنت کے چلنے پہنچ جائیے کہ بند ہو جائے تو چوری اور بیاہ میں امتیاز نہ رہنے پائے - قانون اتفاقیہ واردات کے ذیل میں جو بھی آئے وہ بھی آئے - پولیس رپورٹ کرو جناب عالی گزارش یہ ہے کہ اس ضلعے میں ایک نہایت سنگین واردات ہوگئی ایک شخص مسمی خاص نے مرتے وقت اپنی اکلوتی لڑکی مسماۃ چھیپن کی شادی اپنے بھتیجے سے مسمی عیب خاں وار کے ساتھ کر دی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مسماۃ چھیپن کی عمر ۱۳ سال سے ۱۴ سال کی تھی اور مسمی عیب کا ابھی تو لڑکا عمر ساڑھے پندرہ برس کا تھا - مسمی مذکور رو یتیم ہے اور اپنے چچا مسمی خاص خاں زوجہ کے پاس رہتا ہے - شادی کے دو مہینے کے بعد مسمی شاست زدہ میں ہو گیا دوسرا کوئی وارث اس کا نہیں ہے - مسمی خاست زدہ مرتوفی نے ایک ہی ہزار کی مالیت چھوڑی ہے جو صرف تجہیز و تکفین ہوئی جاتی ہے لہذا جو حکم مناسب صادر فرمائیے -

عجب نہیں کہ رپٹ ہو ہنگتے ہی مقدمے شروع ہو جائے - لاش جیل خانہ میں گئے دال کی ضبطی کی کی نوبت آئے - بیٹ نکلنی پیٹ پیاد نکا ثمہ یاں !! اپنی کا نکاح ناجائز قرار پائے زبردستی بیٹ بیوہ بیٹے طلاق کا آرڈر جاری ہو ۔ عوام مرحوم کی گرفتاری ہو - ان صاحب دلی سے مرکوز اصلاح ہے پیدا نسل سے دل برد نکلیں ہے - بال سے زیادہ نازک اور صحن ہے - مر نے والے سے قصاص کون لے سکتا ہے وہ آخر خود ہی ایک انسان کا لازم ہے - میت پر جل دفن ہو جائے گی اس سال عورت کے بدلے کی جو غافل ہو کے ضبط جگہ اولاد ڈالے جائے گی - حاکم کو رحم کی ضرورت کیا ہے قانون خبیث دنیا ہے کہ ہزار روپیہ تک تاوان عائد کرنے کے بجائے ہم اپنی نوبت دکھا کر رعب قائم کرو - الغرض وہ وقت دور نہیں کہ شہر اور دیہات میں شادیوں کے ساتھ

ساتھ جیل بھی ہو - کوئی نوشہ لنگ وار پانی جیل کی آواز سے نہ بچے - غرض کیجیے کیا یہی کلا ظرافت ہے نہیں یا فوں پاس نکلتا ہے تو یہ بھی یاد رہے کہ بستر بوریا سمیٹا ہی عورت کو بھی ساتھ کچہری کی زینت اور وکیل صاحب کی اجرت میں صرف ہوگا ہے - اور بڑا علی عدالتوں نے بگڑی کچہری آخر

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

جورو کے ہاتھ میں ہاتھ - بہیات بہیات - بغل میں پکول کرائی - واہ میاں کیا خوب شادی رچائی - استغفراللہ لیں جانب اس وقت فساد و مجانب کی ہماں میں گفتگو کرنے لگے حضرت معاف کیجیے گا -

واقعہ یہ ہے کہ بعض دل جلوں نے اندر دے شرع اسلام اس عجیب و غریب قانون کو جانتا ہے کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی کی ہے ان کی جرأت سے بچ اٹھے زمانے کی احتیاط کا مطالبہ جو بجا تھا طرز تحریر یاد آگیا رنج گنجینہ دل کو سرور کی خوشبو آن پڑی - سرور و مسرت کے خیال نے حضرت سرور آ نہانی صنف فساد مجانب کی طرف انتقال کیا - اور لگی قافیہ پیمائی ہونے -

۵ اکتوبر کا ڈ مدینہ بجنور اس وقت پیش نظر ہے قرآنی مولانا عارف ہیں تہذیبی ان کے نام کا جزو ہے حضرت نے مدینہ بجنور میں ایک مضمون مسلسل لکھنا شروع کیا - پہلا جزو دیکھا نہیں مگر جو حصہ اس نمبر میں موجود ہے وہی ہنسنے ہنسانے کے لیے بہت ہے - فرماتے ہیں - حق کا لفظ استعمال ان کے لیے فرض اور وہی وسواس کو حقیقت نفس امرہ کا خلعت پہنا کے ایک طلسم تیار کرتے اور بھولے بھالے مسلمانوں کو دل خواہ مخواہ دہلاتے رہتے ہیں - ہمیں کسی ایسے قانون کی یا خبری حکم کی اطلاع نہیں جس کی بنیاد فرضی امید پر مخصوص بچوں کے نکاح کی گئی ہو - اچھا تجھے تو فرماتے کیا ہیں -

- غرض دیکھو کہ سرحق کا ارتفا ان بتان اللہ
مراد جو بر شرع نہ ہو اپنی کملی کر رہے ہیں آج
استعمال ہونے کے لگ چند دنوں جدید [illegible]

شادی کا رواج مسلمانوں میں ہو جانے سے معلوم
ہوتا ہے کہ شادی کا قانون بننے کی ضرورت ہے
ابھی تک اس وقت ... ہو جانے کا ظاہر ہو کر
صورت میں ... نکاح پیدا ہو گئے۔

تھا۔ چنانچہ حضرت آغا وزیر بیگم کو پیلا کھیت دکھا رہے تھے۔ پنیری میں گنا پھیلتا پھرتا اور کاشت ... دیکھ نہ سکے۔ آغا نے فرمایا۔ آؤ بھائی ہم تم بھی تو شہر سے پیدا کر کے کھیتی کریں۔

رفیق۔ ترکیب تو واقعی درحقیقت خوب ہے۔ اچھا سو روپیہ حاضر ہے بیج کھیت۔ مگر بو گا کیا بیج بوئیں گے کیا؟

آغا۔ پونڈے۔ پونڈے۔ بھلا اس سے بڑھ کے اور کون سی نفاست ہے۔

رفیق۔ واہ کیا [illegible] ہے۔ بس بس [illegible] کھلواؤ۔

(دو ایک کھیت میں دونوں فریق نے ساہ بیجے [illegible] اور سڑک پر بیٹھے گوڑتے۔ سب میں سرسبزی آئی ہوئی ہے۔ بھلے پھرتے ہیں پھر [illegible] پھرنے لگے کھیت لہلہانے لگا)

آغا۔ بس بھائی کھیت اب کاٹنے کے قابل ہو گیا حالانکہ گنڈیریاں ہیں کہ جلیبیاں۔

رفیق۔ کیا آپ نے کھانے کا ٹیکا لگا دیا۔ دیکھیے بھائی صاحب یہ بالکل خلاف زبان ہے۔ اگر میں [illegible] پھوس ہی تا حصہ تو [illegible] کھا لیں۔ آپ کہاتے ہیں اور صلاح بھی نہیں کرتے۔ بڑے ہوتے ہیں کر ہماری ڈولی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ لے لیں! اب جو آپ نے ہاتھ لگایا تو قسم قرآن کی اچھا نہ ہوگا۔ کھیت جب کٹے گا تو آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔

آغا۔ کیا کہا۔ زمین بھر [illegible]۔ ہم نے خرچا ہے ہمیں سب طرح کا حق ہے۔ دھمکاتے کیا ہو۔ کوئی تمہارے [illegible] جائیں گے سے دیکھ [illegible] کھیت میں گھسے اور دیکھو یوں چوٹ سے توڑا اسے [illegible] بانا۔ یہ گنڈیریاں بنا کر [illegible] بیچیں۔ کہو اب کیا کہتے ہو؟

رفیق۔ اب تو کیا [illegible] سارا کھیت اجاڑ دو۔ سالا [illegible] تمہاری [illegible] دیکھ کر منہ تو دو سے ہیں

دیں دس تو دو ماہوں۔

آغا۔ اب تو ہم آگے بڑھ جائیں تو دوسرا پانچ کا بیج باندھوں گا کہ بیڑا ہو جاؤ گے پھر دیکھنا کہ دوستی مروت کا کا لوٹ گیا۔

رفیق۔ اجی کیجئے کیا جب جٹ ایک جٹ دو جٹ تین جٹ چار جٹ پانچ۔

انشاء اللہ خان شاعر کے بیٹوں کی گنتی تمام ہو گئی تھی۔

ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس ہوئے ہیں اکتالیس

مگر ان کی گنتی تمام ہونے پائی تھی کہ آغا نے



صحیح عمر جواز رضامندی

وطن لاہور

وطن۔ ملک و ملت کا بہترین خادم ہے۔

وطن۔ ... بہترین [illegible] ہے۔

وطن میں انگریزی [illegible] ترجمہ کا [illegible] کے علاوہ [illegible] خوبصورت [illegible] نہایت عمدہ چھپائی قیمت سالانہ بہت کم [illegible] ہندوستان بھر میں اتنی قیمت کا کوئی اخبار اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا آپ آج ہی ایک کارڈ لکھیے۔ آپ یقیناً اسے پسند فرمائیں گے۔ سالانہ قیمت

۳ روپیہ ششماہی [illegible]

پتہ :- منیجر اخبار وطن لاہور

لڑکے یہ [illegible] کو بھی کا تماشا [illegible] کی چادر کی طرح [illegible] گئے [illegible] جاتا تھا سرکاری [illegible] کہیں سڑک پر [illegible] کے بیچ بڑھا۔ دونوں [illegible] ایک [illegible] جنگ [illegible] ٹھے اور کہنے لگے [illegible] جا رہا ہے [illegible] سرکاری [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] تو تبدیلی ہوئی [illegible] کے پاس۔ لینے کی [illegible] حاصل ہوئی [illegible] میں بیٹھے [illegible] نے بیس روپیہ سرکاری حق [illegible] نالکاری حق [illegible] وہ [illegible] سر [illegible] کاری [illegible] بھی زمین کی [illegible] تیس روپیہ [illegible] دس پانچ [illegible] جو ہیں [illegible] ایسی نیسی ہے۔ جان بچنے کی خوشی میں [illegible] کان مروڑ کے پھر کھیتی کا نام لیجئے۔

علاوہ [illegible] کی بنا پر [illegible] کہ یہ [illegible] قانون [illegible] تاکہ خواب میں بھی کوئی شخص [illegible] روشنائی [illegible] ساتھ ہی [illegible] ماں [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] روپیہ جرمانہ ادا کریں اب تب [illegible] کا میدان بہت [illegible] ہے۔ آپ [illegible] ایک واقعہ بھی ایسا دکھا دیجیے کہ کسی مسلمان نے [illegible] کے [illegible] کے مطابق وقت سے پیشتر [illegible] کی ہو [illegible] بھی [illegible] کرلوں گا کہ سارا [illegible] کی شادیوں کا شمار بھی فیصدی ایک نہیں۔ قبل از وقت [illegible] دیگر ہے۔

نکاح کے [illegible] ہونے میں کسی کو شک نہیں نکاح کی صحت یا [illegible] کا فیصلہ [illegible] کرتی ہے جب کی صحت بھی [illegible] کے رو سے تسلیم کیا جاتی ہے [illegible] کے [illegible] اہل اسلام نے [illegible] ہوا کے [illegible] قبول کیا [illegible] کہ [illegible] [illegible] کے [illegible] کو [illegible]

کرنے کی ضرورت یا ضروریات ہوں گے۔ جب حکومت ماننے والے ہی مگر ہر صاحب کیا ارکیں سوالات میں آپ طرح کی بات ہی کر سکتے ہیں۔ جو ابھی ان سے جہاں چاہتی پہنچیں اور شرع کے خلاف میں اگر عمل دینی بات پہ مسلمان ماننے کرتے کوکہ ہو کی بھلائی کو ہر گز کوئی حسب عمل ہیں کہ خواہ مخواہ دخل دیتی۔ آپ اپنی ذات یا ہر کا ایک کو مارنے کا تعلق رکھتے ہیں مگر تا لیسں جانتے کہ نوکے اور لڑکی میں اشتعاد لیے ہوتے ہیں اس بات کا تقاضا شروع ہو جاتا ہے۔ اور نیک پہلو میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ فصل قدرتی ہے کسی میں جلدی اور کسی میں با تاخیر اسی وجہ سے شریعت نے طبعی بلوغ علامات بلوغ کے ظاہر ہونے پر موقوف رکھی ہے عمر معین نہیں کی۔ یہ نکلتا ہے پھر دل کے بعد جس کا رواج ہو جاتا ہے اور اپنا کرے گا اس وقت یہ تو نہال بچے سب اس کا نتیجہ قانون کی بدولت نہایت خانہ رہیں گے اور اس ہی جماعتی و زندگی وجہ اخلاقی لیں گے اپنے کہ نہ کوئی اخلاقی جنس حکومت نے بنایا ہے نہ حکومت کر سکتی ہے نہ قوم قوم نیشن نیشن پکارنے والے مغربیت کے مصاحب اس قسم کے معاملات کو ترجیح دیتے ہیں نہ قانون سیاسی میں ایسے مستثنیات ہیں) والی ہونے کے بعد عمر کے تو نسبت تک معاشی اور دینوں سے آباد نظر آئے گا۔ یہ دیکھی ایسے فرض دوسرے نہیں ہو گیا ہے اور مشاورے پر بھی ہے۔

اگر یہ نہیں اسلام پر تحریری قوانین بنائے جائیں تو پھر دنیا میں رہنا سہنا دو بھر ہو جائے بقول شخصے

بہ ہیں ہی جو رہا تو خوشی رہے گی
بڑا ہے کو انگیا گہرائی رہے گی

پھر اگر یہ خود ساوس کی بنیاد پر ایک قانون وضع کیے جانے کا مطالبہ کرے گا اور دنیا ہے نیاز ہو جائیگی۔ بہر حال جیسی مرضی۔ کونسل تھ۔ اور یہی لکھا کا اور خاتمہ ہو گا۔

جن خلیفان خلفا کا حضرت عارف نے نام لیا ہے

[redacted] آپکی حضرت ابوبکر ان خلیفہ نہیں کے زمانہ میں کمسنی کی شادی کا رواج عام تھا اور بکر و حفصہ کلثوم کتب تواریخ در صحت ام المومنین عائشہ کتب حدیث میں)

خدا کی کتابوں میں نہاں اپنے تیکہ کہ عمر جو اس کا ذکر اجمالی دیگر قبائل کے بہ بیل اشتراک کیا گیا ہے۔ کوئی طلب اگر یہ نیچرل اصول کے مطابق کی واقعہ دوسرے درد ہے بیاد بلوغ خلوت کو صحت نے نہیں کیا۔ لہذا جناب عارف والفس کی بجائے کہ تو ہم اس احل اس بولا ہے کی سی بزرگ جو کمسنی شادی نہیں ہوئی تھی۔ ایک بار معروف خواب میں دیکھا کہ پہلے شادی شادی کے بعد لوا لی اولاد کے ساتھ مار پیٹ ہوئی بلی کی کڑی ہیں بھاگ رہے ہیں یہ سب کہ کہ کیا تو موم سے نیچے گر پڑا۔ آخر کل کی اسی طرح لوگ یہ کہ کہ جھوٹ زیادہ کی ہے ہو گا چھوٹی شروع ہو ئی۔ کیا ہوا۔ یہ میں دوستم کہاں چوٹ آئی۔ کہ موجود ہے۔ جواب صاحب نے جوانی کے جواب دیا۔ تم کو چوٹ کی پڑی ہے پھر اگر ناس پڑ گا مارا موجود کہاں ماں باپ دا دو مرجاتی؟

جناب عارف خیال فرماتے ہیں کہ اگر کمسنی میں شادی ہوتی اور قبل از وقت مباشرت ہی سے دو دل جوا کیا اور لاغر کمزور ہوگی امام غزالی دہرازی سلطان صلاح الدین اور جبرل طارق کے سے صاحبان عقل و قوت پیدا نہ ہوسکتے۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے جو ظاہر ہے۔ خلوت صحیحہ پر قیود عائد ہو سکتے ہیں مگر کمسنی کے عقد میں قیود کا حق کسی کو نہیں۔ اسلام میں یہ باپ ہی کی ملاحت اور اس پر فرض ہے وہ اگر چاہیں اور کسی وقت معین تک خلوت نہ ہونے دیں تو ممکن ہے لیکن کیسا ہوتا ہی ہوتا ہے۔ جب بلوغ تک تاریخ ہیں ہوتی ہے تو اچھا ہوتا ہو جو بات آتی ہے وہ مشکل ہو جاتی ہے۔ جبل طارق پر چڑھنے والے میاں طارق اور بیت المقدس کے فاتح صلاح الدین ایوبی احیاء العلوم کے مصنف غزالی اور تفسیر کبیر کے مؤلف رازی سب کے وقتوں میں اسی قسم کی شادیاں ہو اکیں تاریخ سے دکھادو کہ کب نہیں ہوا؟ یہ

ثابت ہے تو پھر اب جسمانی قوت عقل و علم کا آنوں کیوں بگڑنے لگا۔

جناب عارف معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو آپ کو متعلق میں دخل ہے نہ فقہ میں نہ تاریخ میں نہ طب میں کسی معاملات کے بعد پر آپ مضمون لکھنے بیٹھ گئے۔ حقیقتاً مضر صحت نہیں۔ قبل از وقت خلوت ناجائز ہے اور اگر ناجیبہ لڑکی یا اسکے والدین ضرر پہنچے تو تاوان (دیت ضرر) یا قصاص کے طالب ہوں تو شرعاً حاکم ہونے پر قاضی ڈگری دے سکتا۔ ثبوت دہی و الزام ہونے کے بعد اس قدرتی مطالبہ کو روکی نہیں۔ یہ مشترک قدرت پر بھی عائد ہوتا ہے کہ عمر بلوغ مقرر کرتے ہیں اشہر پیاں نے عارف صاحب سے مشورہ کیوں نہ کیا۔

وقعت کا تعلق علم ہے اور عادت ہے کمال اجس چیز کی استعداد قدرت پیدا کرتی ہے اس میں ضرر کیا؟ تاریخ رسول اور خلفا کے عقد کے واقعات سے علم ہے۔

عقد اور خلوت میں لزوم نہیں ہے دو فعل ہیں جدا دونوں کا اثر جدا گانہ ہے۔ مگر یہاں میاں صاحب نے دونوں باتوں کو ایک ہی میں خلط ملط کر دیا ہے۔ وہ کہیں ہیں گا

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۳ سنہ ۱۹۲۹ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر ملیح آباد [illegible]
ضلع لکھنؤ

بنام

[illegible]

[illegible]

ضروری ہے کہ اگر تم پر مقدمہ ہو [illegible]

۲۶ تاریخ ماہ [illegible] سنہ ۱۹۲۹ء [illegible]

دستخط حاکم عدالت

[illegible]

کمیٹی ہوئی جو قانون وضع کرنے بیٹھی تو اس کی کوئی تعریف ہی نہ کر سکی۔

ایک تھے پنڈت جی (ان بیچارے کو پڑھا لکھا) سے لگاؤ نہ تھا۔ نسل کے پنڈت تھے لمبا روگ تھا (تاریخ) نکلنی (اچھی) ساعت پوچھنے آتے تھے۔ حساب میں دخل نہ تھا گنتی ساعت بتا دینے کی بحث دکرو تھا جو جی میں آیا کہہ دیا۔ مگر جنتری کا مطالعہ تھا چنانچہ انکی جھولی میں کنکریاں رکھ لیں۔ صبح اٹھے ایک کنکری ادھر پھینکا ادھر کر دی۔ اتفاق کی بات پڑوسن نے اس کو اٹھا لیا گئیں جیسی کنکریاں تھیں بھاڑ دو جب کنکریاں مل گئیں۔ پنڈت جی کو خبر نہیں ہوئی۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص آیا اور اس نے تو پوچھی ساعت تو انہوں نے حسب عادت سنگریزوں کی فرصت سے گن لی آپ جو دیکھتے ہیں اگر ایک رات بھر لئے تھے مگر چار سنگریزے رہ گئے انہیں

حسن لیری رشن انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۔۔۔ ۱۹۲۹ء

[illegible]

تنخواہ آپ کا ۔۔۔ ۱۹۲۹ء

[illegible]

بار تھا کہ کل تک یہ چار سے زیادہ تھے۔ مگر پھر رات میں سے کہاں گئے؟ اس سے قرنے یہ کیا کیا معنی؟ بولیں یہ کر لی کیا کچھ ادھر نہیں کچھ ادھر میں ۔۔۔ گر گئیں کہ رہا کے ایک طرف کر دیا۔ پنڈت جی نے تاریخ کے سائل سے فرمایا کہ بیٹا سے آج ۔۔۔ ہے۔ یہ تو دم تھی ۔۔۔ کی نئی قسم سائل تو تشفی کر گیا کر جاوے۔ علوم پنڈت جی تھے ۔۔۔ صدقہ ہے یہی حال سارداء بل اور اس کے حقیقی ۔۔۔ کا ہے۔ اُن کے بل بڑی عقل کسی طرح سما نہیں سکتی وہ لوگ جو عالم ہونے کا دعویٰ کرتے اور اس قسم کے خلیفہ کمیٹی (ان ممبروں کی تائید میں پیش کرتے ہیں جنہوں نے آگر خبر کر لی اور شنوائی دیا ہو خواہ مخواہ دخل دیتے ہیں ایسا معاملہ جس میں صدرا قابل رعایت شقیں ملتی ہیں اور مشرق کی جگہ بھی مختلف دستور ہیں ایک قانون کی تحت میں آ ہی نہیں سکتا۔ جبکہ سیرت نبوی قولاً وفعلاً اسکے خلاف ہے اور صالح صحابہ بھی اسکے متعلق ہیں کرا جازت باقی رکھی جائے۔

مولوی محمد یعقوب نائب صدر مجلس واضع قوانین اختلاف کی روشنی میں منقول نہیں ایک قطعی حجت ہونی ہے کلمات خداوندی کا بدل دینا شرعی اصطلاحات کو الٹ پلٹ کرنا سیرت نبویہ اور اخلاق صحابہ رضوان اللہ علیہم سے غلط مسائل اخذ کرنا بڑی جرات کا کام ہے اور جناب ہارت صاحب بھی انہیں بڑے لوگوں میں ہیں۔ آپ کیا معقول دلیل پیش فرماتے ہیں کہ کتاب تعزیرات ہند کے اکثر دفعات پر ۔۔۔ فی الدین ہوگی ہے۔ تو اس مسئلہ پر کیوں عمل ہوا کہ یہ یعنی اگر ایک بار چپت کھائی اور کمر پر بھی سہہ کے چپ ہو رہے تو دوسرے دن پھر وہ کام کے لیے جواب پیش نہیں کرتے۔

حکومت غور کرتی ہے کہ ہم اعتراضات پر غور کرنے کے لیے مستعد ہیں آپ ہی کے خواہ مخواہ تراشے ہوئے ۔۔۔ کہتے ہیں کہ ۔۔۔ نے شریعت میں برابر دخل رہا۔ خلفاء سے ۔۔۔ ہمیشہ لرزتے رہتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حکم دیا

تغیر نہ کرنے پائے۔ آپ استصحاب ۔۔۔ کے قائلین کو اعتراض کرنے کے وقت تسلیم کرتے ہیں کہ احکام شریعت اسلام پیغمبر اسلام کے ناسخ قرآن تھے پر تو ہر ایک کو دین کی ہر بات بصریح حروف سے شریعت اسلام کی ساکھ اسی وجہ سے قائم ہے کہ ہم لوگوں کے (اقتدار) تک اسلام پہنچے وہ قابل انکار تھے آرا نہیں کا بھرم آپ کو نکالا جائیں تو حدیث قابل عمل رہتی ہے قرآن۔ وہ ذہنی ضرورت دیا لیت۔ فروعی کا اعتبار باقی رہتا ہے۔

مولانا تاج آپ مذہبی امور سے الگ رکھے گئے ہیں اس وجہ سے مجھے زیادہ جرات نہیں ہوئی کہ جناب ہارت کی تحریر چونکہ درحقیقت سارداء اسلام پر حملہ ہے فقہی دلائل پیش کروں۔ مگر یا کچھ معاملہ ایک قانون کا ہے جو عنقریب نافذ ہونے والا ہے تو قوانین ملکی جس حیثیت کے ہوں انہیں خاص کر ہیں یا انفرادی ان کے بارے میں نکتہ چینی کرنا آپ کا فرض ہے۔ ایسے اعتراض ہے کہ میرا مضمون بھا جواب دیجئے۔ مضمون ہوا۔ ۔۔۔ بیچاری ۔۔۔ نے ایک مرتبہ سارا ہی قانون ان کے ۔۔۔ وزمیندار کے حقوق کی بحث سے ۔۔۔ باقی ۔۔۔ ہا تھ

از دیار مہر شار

بالے پن کا بیاہ اور منطق آرا بیگم

(نمبر ۳ ۔۔۔ ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

اس تو میں کیا کہہ رہی تھی؟ اے وہی بچپن کی شادی اور اسکے قانون کی اور اس کا ذکر تھا۔ تو مرو تا بچے۔ جتنے قانون اس وقت تک حکومت لے بنائے ہیں ان میں سیکڑوں جگہ ایک عیب ۔۔۔ ہے یعنی وہ اپنے بنانے والے کی صحیح علت کبھی ظاہر نہیں کرتے۔ یہ نہیں کھلتا کہ آخر اس کی ضرورت کیا تھی چوری چکاری کی وجہ کا جیل ۔۔۔ بنانے کے روکنے کی وجہ ظاہر ہے۔ مال کا قانون، وقت ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ کرتا ۔۔۔ سب کو معلوم ہے کہ ۔۔۔


زغارت چمنت بر بہار منت ہاست کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ صفدر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے



مسٹر پنچ مع اپنے دوسرے ہندی بھائیوں (جرائد) کی ہم زبانی اینجانب بھی کرتے ہیں - کل فتح مبارک! گود کھیلے نند دل!!

لکھنؤ کی نفیس درروزی دکامدانی کے کام سے مستورات کے کپڑے سجا ہوں تو حافظ سیتا محمد علی صبتیا باغ لکھنؤ کا کارزدیں -

ایمان ہے۔ رہ جیسے ہر بھلا ایمان کی طرف سے کوئی مومن غفلت کیوں کرنے لگا تھا۔ وہ ہمارا ایمان ہر وقت پرسانی رہتی ہے جہاں کہیں ایمان کا معاملہ آن پڑتا ہے لپ جھپ لی ہے اور ترقی کی ترکیب نکال لیتی ہے۔ جس قانون کی علت ظاہر نہیں ہے اس میں انصاف کی گنجائش بہت کم ہے حاکم کی کو ہر وقت ہے جیسا چاہے ویسا فیصلہ کر دے جیسے جرم ایسے ہیں جو ثبوت نہیں نیک نیت ہونے پر بھی جرم ہی رہتے ہیں جیسے آبروریزی کا قانون کوئی شخص مال بردم زوری کی بدولت سیر ہو جائے اور پکڑا جائے تو مجرم کہلائے گا اور جو کوئی ایک تقسیم کو لے گا سزا پائے گا حالانکہ وہ سچ کہتا ہے اور دنیا کو ایسے شخص کے پھندے سے بچانا چاہتا ہے۔ وہ یہ کہ ایک بڑے آدمی کو تم نے لوگوں کے سامنے ذلیل کر دیا وہ ذلیل ہو گیا چاہے جیل خانے۔ سرکار اور سرکاری پولیس جس کی ٹوپی چاہے اچھال جائے سب طرح کا اختیار ہے تم اسپر اعتراض نہیں کر سکتے۔ بس بے نیت اور علت صاف صاف نہیں ظاہر کی گئی۔ بالے پن کے بیاہ کا قانون کوئی علت بیان نہیں کرتا وہ کہتا ہے۔

ایسے کہ بچپن کی شادی روکنا ضروری ہے اسلیے سندھ یہ قانون نافذ کیا جاتا ہے۔ اس قانون کا نام ۱۹ سنہ اور شادی بچگان ہوگا۔

کوئی پوچھے کہ آخر کیوں روکنا مقصود ہے؟ جس وقت کوئی قانون کونسل میں پیش کیا جاتا ہے اسوقت علت [illegible] بھی [illegible] مقرر صاحب بیان کرتے ہیں اگر اس کا خلاصہ قانون میں نہ ہو ہائیکورٹ کی ہدایت کے لیے رکھ دیا جائے تو کیا کہ علت اور معلول پر بحث کرنے کا موقع سے انصاف کو بھی لگ جاتی ہے۔ ابھی یہ واقعہ تازہ ہے قانون پیش کرنے والے نے بڑی پھرتی دل سے گوش ہوئی غلطی کے ساتھ اولاد کی کمزوری کو قانون بنانے کی اصل علت قرار دیا ہے۔ بھلا کون شخص ہے جو اپنی اولاد کی کمزوری سے ڈرتا ہے۔

چند روز کی بات ہے ایک اخبار میں [illegible] کے [illegible] نہ زمین کے نہ آسمان کے۔ کوئی مجسٹریٹ ہے [illegible] کہ قانون کی ابجار کے وقت کسی نے کیا کہا اور کیا جواب کیا تھا۔ میری رائے ہے کہ اس قانون کا نام [illegible] رکھا جائے بجائے ایک مدت کے لیے عورت مرد کا حقہ۔

جب اس قانون کی ابجار کے بارے میں بیان کیا گیا ہے وہ یہ تھا کہ صاحب ۱۴ برس کی عمر سے پہلے جو لڑکی مرد سے واقف ہو جاتی ہے اور پیٹ رہ جاتا ہے تو اولاد میں ایک سلوک روگیل مرجھل لاغری پیدا ہوتی ہے اور اکثر مر جاتی ہے جو زندہ رہتی ہے وہ ہمیشہ بے ستی اور بیمار رہتی ہے [illegible] دل سے [illegible] ہیں کہتی ہیں کہ اگر چودہ برس کے سن میں لڑکی کسی بیماری میں مبتلا ہو گئی اور بیماری باقی رہی تو عمر بھر روگیل بچے جنتی ہے کیا اس کے لیے بھی کوئی قانون بنا؟ یا صاحبزادے اکیس برس کے بعد [illegible] تک میں [illegible] گئے اور عمر بھی [illegible] کے لیے کوئی قانون بنایا نہیں جاتا۔ قانون [illegible] کو جائز طور پر شادی کرنے سے روکتا ہے دعا کرنے سے یا بغیر شادی کے گھر میں کھیلنے سے جو روک سکتا۔ عام طور پر لڑکے ۱۶ سترہ برس کی عمر میں بچے جننے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ شادی [illegible] کسی طرح گرم پانی [illegible] نکال لیں گے۔ بلکہ [illegible] پسر [illegible] آنے کی [illegible] کاری کر کے یا [illegible] جس سے [illegible] پھر [illegible] گزر سکیں۔ یہ سب [illegible] اگر اولاد کی کمزوری کا خیال ہے تو [illegible] قانون [illegible] جس [illegible] کے نام سے بھی [illegible] بنا [illegible] کہ مرد [illegible] کی اولاد ضرور کمزور ہوتی ہے [illegible] جوان [illegible] کے جال میں [illegible] بڑے میاں نے [illegible] کوششوں سے ایک روگیل بچہ پیدا کیا تو کیا [illegible] ہوگا ....؟ کیا ایسی پیدائش کے لیے کسی قانون کی ضرورت نہیں [illegible] آئے دن سے کمزوری کے

دس برس کے [illegible] بالائی سے [illegible] بھی [illegible] نہیں ہوتا۔ اور [illegible] برس کے لڑکے اور تیرہ برس کی لڑکی کو [illegible] نہیں دیتے۔ ہندوستانی [illegible] کرتے ہیں [illegible] ان [illegible] کی اور [illegible] کا [illegible] ہوگی۔ بات کے معنی تو یہیں کہ ۱۴ برس کے [illegible] کوئی لڑکی [illegible] برس کے [illegible] کوئی لڑکا [illegible] کرنے کے قابل نہ تھا وہ روز شادی کرلے [illegible] جائیں۔ یہ بھی [illegible] ہے کہ [illegible] پائیں اور [illegible] سے مرنے کو [illegible] جوانوں سے کمزور اولاد پیدا ہوگی اور [illegible] بڑھوں سے [illegible] دل لگیاں کر کے [illegible] دن میں دو [illegible] شادی کریں [illegible] نا جائز شادی نا جائز۔ [illegible] ایسی [illegible] سے جو [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ہوئی ایک بات۔ اب دوسری [illegible] غلطی [illegible] کہ قانون میں ۱۴ برس سے کم سن لڑکی [illegible] اور ۱۸ برس سے کم سن لڑکا [illegible] شادی [illegible] ایسی شادی ہے جس میں [illegible] بچہ ہوں [illegible] کے معنی ایک ہی ہیں مگر لڑکے کے بارے میں قانون صاحب [illegible] ۱۸ سے ۱۸ سال کی عمر کے درمیان بچپن کی شادی [illegible] سزا دی جائے گی۔ اس عبارت کے معنی [illegible] کہ ۱۸ سال [illegible] بچہ ہے۔ [illegible] کہ [illegible] جیسے ۱۸ سال کے مرد کو بچوں میں شامل کیا گیا [illegible] ۱۸ سال کی [illegible] نہیں ہوگا۔ اے خدا کی [illegible] کوئی [illegible] ایسے جاہل لوگ قانون بنانے کا کام کر سکتے ہیں؟ [illegible] ہوتا ہے کہ [illegible] ۱۸ سال [illegible] بچپن کی شادی کریگا [illegible] ہو جائے گی۔ اسکے کیا معنی [illegible] ہیں کہ ۱۸ سال کے بعد مرد کے [illegible] ایسی شادی کے [illegible] بچے [illegible] کے ساتھ

کی جاسکے۔ خودداری کرنے والا دوسرے ہوا کیونکہ یہ
کسی تعلق کی عبارت ہے۔ ہندی انگریزی عبارت
نہیں اردو عبارت بھی ہوتی ساتھ ہے کہ [illegible]
کی انگریزی کی عبارت بھی ایسی ہی [illegible]
ہوگی جیسی کہ [illegible] ہے۔ اب صاف [illegible]
کہ دو سال کے بعد [illegible] شخص کا [illegible] ہے اگر وہ
[illegible] سزا پائے گا۔

اس [illegible] کے بعد [illegible] کی
[illegible] قانون ختم ہو گیا۔ [illegible]
کہ اس قانون کے خلاف [illegible]
کرنے کا حق [illegible]
[illegible]
ہے کہ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خلاف ورزی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کیا اس [illegible]
[illegible]
کیا ہر ایک [illegible] قانون کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اسے صاف صاف یہ کیوں نہیں کہتے کہ اب سے [illegible]
[illegible] اور [illegible]
جاتا ہے جس کا [illegible] کرے [illegible]
نام دے۔

بیسیوں لڑکوں کی داڑھی [illegible] تیس برس کے
بعد نکلتی ہے۔ اکثر تمام عمر [illegible]
بچوں کا باپ ہو جانے پر بھی گال [illegible] صاف دکھائی
دیتے ہیں۔ ان کی جان عذاب [illegible]
[illegible]

دیکھ کر [illegible] ہے۔ [illegible] پولیس [illegible] کی [illegible]
ہوتی ہے [illegible]
تھا۔ وہ [illegible] ہے۔ آج [illegible]
ایسی حالت میں [illegible]
[illegible] مجسٹریٹ صاحب [illegible] ثابت ہو [illegible]
صرف اتنا [illegible] ڈاکٹر کی شہادت سے [illegible]
کی عمر دو سال کی ثابت ہو [illegible]
[illegible]
[illegible]
میں [illegible]
نے قانون کی عبارت [illegible] اور
ہوش کے ناخن لینے [illegible] کی اصلاح [illegible]
راقم

[illegible]

سلسلۂ ادبیہ

حکیم [illegible] صاحب پر جناب مرزا [illegible] عسکری صاحب
بی اے نے اعتراض وارد کیے اور پھر خود ہی اپنے
اعتراضات کی صحت و تصدیق کے لیے استفسار بھی
شائع کر دیا۔ بجواب استفسار مذکور جناب نواب سید [illegible]
سید علی [illegible] متخلص [illegible]
[illegible] نواب صاحب [illegible] عربی کی
[illegible] لہٰذا صرف [illegible]
[illegible] عربی کی [illegible]
میں [illegible]
[illegible]
[illegible] کیا اس کا ترجمہ [illegible]
[illegible] آنکھیں آنسوؤں سے اور آنکھوں سے
آنسو بہانے کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے؟ [illegible]
[illegible] صورت [illegible] میں [illegible]
پانی لیجانے اور [illegible] آواز پیدا کرنے کا نام ہے
[illegible] کہ پانی حلق سے نیچے نہ اترنے پائے
آنکھوں سے آنسو اسی طرح [illegible]
نہیں جاتے لہٰذا کلام عرب میں [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہے۔ اگر [illegible] نہیں ہو سکتا۔
[illegible] صاحب [illegible]
کیا ہو ایسی حالت میں جناب [illegible]
آنکھوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] روشن کریں ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کسی نے کیا ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کہتا ہے ہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عسکری صاحب [illegible]
[illegible] نہیں سکتا۔
خاکسار [illegible]